31897-جمعہ کے روز دعاء میں ہاتھ اٹھانے

سوال

کیا خطیب کی دعاء کے وقت آمین کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانے مستحب ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اصل تو یہی ہے کہ دعا کرنے والا دعاء
کے وقت ہاتھ اٹھائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا اللہ تعالی شرم و کرم والا
ہے، جب اس کی طرف آدمی ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ انہیں خالی واپس کرنے سے شرماتا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3556) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تحفۃ الاحوذی میں مبارکپوری رحمہ
اللہ کہتے ہیں :

اس حدیث میں دعاء کے لیے ہاتھ اٹھانے
کا استحباب پایا جاتا ہے، اور اس سلسلہ میں بہت سی احادیث ہیں. اھ

لیکن خطیب کے متعلق وارد ہے کہ جمعہ
کے دن جب وہ منبر پر دعا کرے تو صرف انگشت شہادت سے اشارہ کرے، اور ہاتھ نہ اٹھائے،
بلکہ بعض صحابہ کرام نے تو دعاء میں ہاتھ اٹھانے والے خطیب پر انکار کیا ہے.

مسلم اور ابو داود میں عمار بن رویبہ
سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا (ابو دواد
کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ : وہ جمعہ کے دن دعا کر رہا تھا) تو انہوں نے کہا :

(اللہ تعالی ان ہاتھوں کو قبیح
بنائے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس طرح
کہتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (874) سنن ابو
داود حدیث نمبر (1104).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں ہے کہ : سنت یہ ہے کہ دوران
خطبہ دعاء میں ہاتھ نہ اٹھائیں جائیں، امام مالک اور ہمارے اصحاب کا قول یہی ہے.
اھ

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے :

یہ حدیث مبر پر دوران دعاء ہاتھ
اٹھانے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے. اھ

اور جب خطیب کے لیے ہاتھ اٹھانے
مشروع نہیں، تو پھر مقتدی بھی اس کی طرح ہے، کیونکہ وہ اس کی اقتدا میں ہے.

لیکن جب امام جمعہ کے دن منبر پر
بارش کی دعا مانگے تو ہاتھ اٹھانے سنت ہیں، اور اسی طرح اس کے ساتھ مقتدی بھی ہاتھ
اٹھائیں.

بخاری اور مسلم نے انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگوں کو
قحط سالی کا سامنا ہوا، ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ دے رہے تھے
کہ ایک اعرابی شخص آیا اور کہنے لگا :

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال
اور جانو ہلاک ہو رہے ہیں، اور بچے بھوکے ہیں، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعاء کریں،
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے (بخاری میں تعلیقا یہ الفاظ زیادہ
ہیں : اور بیھقی نے اسے موصول بیان کیا ہے : لوگوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کی) آسمان میں ہم کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھ رہے
تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی مانند چھا گئے، پھر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں اترے تھے کہ میں دیکھا کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے بارش کے قطرے گر رہے تھے، وہ سارا دن بارش ہوتی رہی اور
پھر آنے والے اور اس کے بعد والے دن بھی حتی کہ دوسرے جمعہ تک بارش جاری رہی.

تو وہی یا کوئی اور اعرابی کھڑا ہو
کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمارتیں گرنا شروع ہو گئیں
ہیں، اور مال جانور غرق ہو رہا ہے، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعاء کریں، تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعاء کی:

اللهم حوالينا، ولا علينا،

اے اللہ ہمارے ارد گرد بارش برسا ہم
پر نہیں.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ
سے جس طرف بھی اشارہ کرتے اس طرف سے بادل چھٹ جاتے، اور مدینہ گول گڑھے کی مانند ہو
گیا، اور وادی قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی، جو کوئی بھی کنارے سے آتا وہ موسلا دھار
بارش کا ذکر کرتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (933) صحیح
مسلم حدیث نمبر (897).

سنۃ: یعنی خشک سالی.

قزعۃ: بادل کے مختلف ٹکڑے.

سلع: مدینہ میں ایک معروف پہاڑ کا
نام ہے.

مثل الترس: یعنی گول.

الجوبۃ: گول اور وسیع گڑھے کو کہتے
ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ بادل چھٹ گئے اور مدینہ کے ارد گرد بارش ہوتی رہی.

الجود: موسلا دھار بارش.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے
مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

جمعہ کے دن دوران خطبہ دعا کے لیے
ہاتھ اٹھانے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جمعہ کے دن دوران خطبہ ہاتھ اٹھانے
مشروع نہیں، جب بشر بن مروان نے خطبہ جمعہ میں دعاء کے لیے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ نے
اس کا انکار کیا تھا.

لیکن اس سے بارش کے لیے دعاء کو
مستثنی کیا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعاء کرتے
ہوئے خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھائے تھے، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھائے.

اس کے علاوہ خطبہ جمعہ میں دعاء کے
وقت ہاتھ نہیں اٹھانے چاہیں. اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان اسلام (392).

واللہ اعلم.